آب وسراب از جناب جمیل مظہری۔ تقطیع خورد ضخامت ۸۰ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر

قیمت ۲/- روپیہ۔ پتہ: مکتبۂ ارتقاء، سی/۵۔ صندل اسٹریٹ۔ کلکتہ ۔۱۶

حضرت جمیل مظہری اردو زبان کے نہایت بلند پایہ مفکر اور فلسفی شاعر ہیں لیکن ان کے فلسفہ کی بنیاد یونان اور مغرب کا موجودہ فلسفہ نہیں بلکہ خود ان کا اپنا فکر اور تخیل ہے جو اصل حقیقت کی تلاش میں لامکان کی وسعتوں سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ چنانچہ اس مثنوی میں بھی شاعر کا طائر فکر اصل راز کن و مکان کی تلاش میں تخیل کے بال و پر لگا کر اڑتا ہے۔ ایک ایک چیز اور ایک ایک منظر کو دیکھ کر محسوس کرتا ہے کہ کسی شے کی حقیقت وہ نہیں ہے جو نظر آرہی ہے بلکہ کچھ اور ہے۔ اچھا اب وہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ شاعر اس جستجو میں اپنا سفر برابر جاری رکھتا ہے اور آخر جب حقیقت مطلقہ کا سراغ نہیں ملتا تو اس کو یہ ساری کائنات آب وسراب کا ایک ہنگامہ نظر آتی ہے اور آخر میں وہ کہہ اٹھتا ہے:

اے کاش اک ایسا ابر آتا   جو روح کی پیاس بھی بجھاتا
مدت سے ہے تیز نبض امکان   آنے کو تو آرہے ہیں طوفان
جھونکا کوئی اس طرف بھی آجائے   چھینٹا کوئی اس طرف بھی آئے
چونچال ہو آگہی ہماری
بجھ جائے یہ تشنگی ہماری

اس میں شبہ نہیں کہ یہ مثنوی اپنے موضوع اور اسلوب کے اعتبار سے اردو زبان کی مثنویوں میں بالکل منفرد ہے جس میں شعر فلسفہ بن گیا ہے اور فلسفے نے شعر کا روپ دھار لیا ہے۔

شریف زادہ از مرزا محمد ہادی رسوا۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت ۲/۵۰ روپے

پتہ: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ۔ نئی دہلی۔

ہماری اردو کی پرانی کتابیں بازار سے معدوم ہوتی جارہی ہیں اور جو بعض ملتی بھی ہیں وہ اس درجہ ضخیم ہیں کہ ان کا خریدنا اور پڑھنا مشکل ہے حالانکہ اردو کا یہی قدیم لٹریچر ہے جس کے پڑھنے سے زبان آتی اور اس کے محاورات اور کہاوتوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ اس بنا پر حکومت جموں و کشمیر کی مالی امداد سے مکتبہ جامعہ نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کی نگرانی میں کلاسیکل لٹریچر کی کتابوں کو شائع کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔